سبیل الرشاد مؤلفہ: جناب ابوالحسن صاحب کلامی قیمت نامعلوم پبلشر نامعلوم۔

یہ رسالہ دستور ساز اسمبلی (پاکستان) کے لئے ایک میمورینڈم کے طور پر لکھا گیا ہے اور اس میں اسلامی دستوریات کو اصولی حد تک پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مرکزی فکر اسلامی ہے، خاکہ کے بیشتر اجزاء اسلام کے خلاف نہیں ہیں، لیکن مؤلف دستوریات کا مطالعہ نہیں رکھتے چنانچہ تحریر کا مزاج دستوری نہیں ہے۔

مؤلف کی تجویز کی رُو سے پاکستان کے اسلامی دستور میں پارٹی سسٹم کی گنجائش نہیں ہوگی۔ پارلیمنٹ کے ممبران کسی پارٹی کے ممبر نہ ہوں گے اور نہ پارلیمنٹ کے اندر ان کے لئے گروہ بندی کرنا جائز ہوگا۔ مرکزی پارلیمنٹ کی نامزد کردہ ایک اسٹینڈنگ کمیٹی مستقلاً موجود رہے گی۔ یہ کمیٹی حکومت کی جس کارروائی کو غیر اسلامی پائے اُسے روک دینے کے بعد پورا قضیہ پارلیمنٹ کے سامنے رکھ دے گی اور پارلیمنٹ کا فیصلہ صدر کے لئے واجب القبول ہوگا۔ کسی شخص کو صدر کے انتخاب کے لئے اُمیدوار بننے کی اجازت نہ ہوگی۔ صدر قابلِ عزل ہوگا۔ صدر کی مدد کے لئے مشیروں کی ایک کونسل ہوگی۔ پاکستان کی ولایت مشرقی اور ولایت غربی کے لئے صدر اپنے دو نائب مقرر کرے گا۔ صدر اور اس کے دونوں نائب اپنے لئے ایک ایک غیر مسلم مشیر مقرر کریں گے۔ ریاست کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ہر مسلمان کو قرآن کی زبان سکھانے کا انتظام کرے۔ ریاست اور کاشت کار کے درمیان کوئی تیسرا واسطہ نہ ہوگا۔ حکومت شریعت کے حرام کردہ ذرائع سے کوئی آمدنی حاصل نہ کرے گی۔ حکومت معذور شہریوں کی کفیل ہوگی۔ ریاست کی پالیسی، وطنیت اور قومیت کے مغربی اور غیر اسلامی تصوّرات سے بالاتر رہے گی۔ مسلم ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلقات رکھنے کے لئے پاسپورٹ، تبادلے اور ٹیرف کی پابندیاں اڑا دی جائیں گی نیز ایک اسلامک انٹرنیشنل کونسل بنائی جائے گی۔

ان اشارات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس دستوری خاکے کا مزاج کیا ہے۔

دستور پاکستان مرتبہ:۔ ادارۂ طلوعِ اسلام۔ کراچی۔ ناشر:۔ میاں محمد امین الدین صاحب فیض باغ روڈ۔ لاہور۔ (قیمت نامعلوم)

اس پمفلٹ میں ایک ایسا دستوری خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ جو نبی صلعم اور آپ کے خلفائے راشدین سے کسی طرح کا استفادہ کئے بغیر "خالص قرآنی" نوعیت کا ہے۔ دستوری خاکہ ہی پیش نہیں کیا گیا بلکہ ایک نئی قرارداد مقاصد کا "قرآنی مسودہ" بھی درج کیا گیا ہے۔ اسلام اور دستوریات سے جو مذاق اس خاکے میں کیا گیا ہے، اس پر کسی لمبے چوڑے تبصرے کی گستاخی کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

وحی منظوم | از، علامہ سیماب اکبرآبادی مرحوم۔

شائع کردہ، مکتبۂ پرچم، پرچم اسٹریٹ، حسن علی آفندی روڈ۔ کراچی

ترجمہ وتفسیر قرآن کے میدان میں قرونِ اولیٰ سے لے کر اب تک برابر کاوشیں کی جارہی ہیں اور کی جاتی رہیں گی۔ مختلف اسالیب سے، مختلف پہلوؤں سے اور مختلف طریقوں سے اس "ہدایت نامۂ انسانیت" کے حقائق و معارف کو امت کے دماغوں نے واضح کرنے کی جو سعی کی ہے وہ ہمیشہ نا تمام ہی رہے گی کیوں کہ اس سمندر کی کوئی تھاہ نہیں ہے۔

لفظی ترجمے، بامحاورہ ترجمے اور ترجمانی کے مختلف انداز اختیار کر کے قرآن کے علما نے اپنے اپنے زمانوں میں قرآن کی خدمت کی ہے۔ ازانجملہ بعض لوگ قرآن میں "فنی صناعت" دکھانے کی طرف بھی متوجہ ہوئے ہیں۔ مثلاً قرآن کی بے نقط تفسیر بھی لکھی گئی ہے۔ اسی طرح متعدد شعرار نے قرآن کا منظوم ترجمہ پیش کرنے کے لئے محنتیں کی ہیں۔

ہمارے سامنے وحی منظوم کے نام سے اس وقت علامہ سیماب مرحوم کا لکھا ہوا انیسویں پارے کا ترجمہ ہے۔ جو آرٹ پیپر پر رنگین چھپائی سے پیش کیا گیا ہے۔

کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ سیماب دنیائے شعر وسخن میں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں، اور کون یہ نہیں جانتا کہ انہوں نے ہر طرح کے موضوعات اور ہر طرح کے میدان ہائے فکر کو اپنی جولانگاہ بنایا ہے اور پھر جو کچھ لکھا ہے، وہ ان کی قادر الکلامی پر ایک روشن شہادت ہے۔ اور کون یہ بدگمانی کر سکتا ہے کہ قرآن کی ترجمانی کرتے ہوئے انہوں نے نیت کی پاکیزگی کے ساتھ پورے پورے احساسِ ذمہ داری اور پورے پورے فنی اہتمام سے کام نہ لیا ہوگا۔ یہ مرحوم کی احتیاط پسندی ہے کہ اپنے منظوم ترجمے کو زیادہ تر لفظی